کی قیادت کرتا ہے ان کے تمام حالات سے حکومت کو باخبر رکھتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے عریف کا مفہوم اس طرح بیان فرمایا ہے:

انا عریف ، ای و لیت امر سیاستهم و حفظ امورهم (۵)

یعنی قوم کے سیاسی امور اور ان کے حقوق کی نگہبانی عرافہ ہے۔

تاج العروس شرح قاموس میں عریف کو اس طرح بیان کیا ہے:

هو رئیس القوم لمعرفته بسیاسة القوم (۶)

وہ قوم کا رئیس ہوتاہے جو ان کے سیاسی حالات سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔

عریف کی ذمہداریوں اور اس کی صلاحیتوں کا اندازہ طریف کے اس شعر سے بھی ہوتا ہے:

او کلما وردت عکاظ قبیلة
بعثوا الی عریفهم یتوسم

عکاظ کے میلہ میں جب بھی کوئی قبیلہ آتا ہے تو شراحیل کے لوگ اپنے عریف کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ مجھے شناخت کر سکے ، اور پھر عریف کی نشاندھی پر یہ لوگ مجھ سے قتل کا انتقام لے سکیں۔ (۷)۔

فتح مکہ کے بعد شوال ۸ھ میں حنین کا معرکہ پیش آیا۔ اس میں قبلہ ہوازن و ثقیف کے بہت سے لوگ جنگی قیدی ہوگئے تھے۔ اختتام جنگ کے بعد قبیلہ ہوازن کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے قیدیوں کی رہائی کی درخواست کی۔ رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ میں ان قیدیوں کو واپس کرنا چاھتا ہوں ، تم میں سے جو شخص خوشی سے آزاد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم بخوشی آزاد کرتے ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم تم میں سے کون بخوشی اجازت دیتا ہے اور کون نہیں لہذا تم لوگ اپنے عریفوں کے ذریعہ

اس معاملہ کو پیش کرو۔ صحیح بخاری میں ہے۔

قال ابن شهاب حدثني عروة بن الزبير أن مروان بن الحكم والمسور بن مخزمه أخبراه ان رسول الله ﷺ قال حين أذن له المسلمون في عتق سبي هوازن، فقال اني لا ادري من اذن فيكم ممن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفائكم امركم فرجع الناس فكلمهم عرفائهم، فرجعوا الى رسول الله ﷺ فأخبروه ان الناس قد طيبوا واذنوا۔

جب مسلمانوں نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کی اجازت دیدی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کس نے تم میں سے بخوشی اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی لہذا آپ لوگ جائیں اور اپنے عریفوں کو بھیجیں تاکہ وہ تمہارے معاملہ کو ہمارے سامنے پیش کریں، لوگ واپس چلے گئے اور اپنے عریفوں سے گفتگو کی، پھر ان کے عریفوں نے آکر رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ لوگوں نے برضا ورغبت اجازت دی ہے(۸)۔

یہ واقعہ اسوقت کا ہے جب اسلامی مملکت مکمل طور پر وجود میں آ چکی تھی، مکہ معظمہ فتح ہو چکا تھا اور مملکت اسلامیہ کے تمام معاشرتی اور سیاسی ادارے کام کر رہے تھے، قبیلہ ہوازن کے ان جنگی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ بہت سے سیاسی و اجتماعی مضمرات کا حامل تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں سے براہ راست گفتگو کرنے کے بجائے ان کے قریبی نمائندوں یعنی عرفاء کے ذریعہ بات چیت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ان کی نمائندگی کو تسلیم کیا بلکہ اس سیاسی ادارے کو معاشرہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے، سنن ابی داؤد میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں:

ان العرافة حق، ولا بد للناس من العرفاء ولكن العرفاء في النار(۹)

عرافہ بالکل صحیح ہے، اور لوگوں کے لئے عریفوں کا ہونا ضروری ہے، لیکن عرفاء جہنم میں ہوں گے۔

یہاں ,,العرفاء فی النار،، کہکر نبی اکرم ﷺ نے سیاسی قائدین اور صاحب منصب لوگوں کو متنبہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ پوری دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں ورنہ آخرت میں ان کے ساتھ بہت برا سلوک ہوگا۔

حضرت ابو ذرؓ نے جب رسول اللہ ﷺ سے سرکاری منصب طلب کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ ,,اے ابو ذر! تم کمزور انسان ہو ، یہ عہدے عظیم امانت ہیں ، اگر کسی شخص نے عہدہ قبول کرکے ان تمام فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا نہ کیا جو اس منصب کی وجہ سے اس پر عاید ہوتی ہیں تو یہ مناصب قیامت کے روز بھی رسوائی و ذلت کا سبب ہوں گے (۱۰)

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کا خیال ہے کہ عریف اپنے حلقے کے لوگوں کے حقوق کی نگہبانی بھی کرتا ہے اور لوگوں سے قانون پر عمل درآمد بھی کراتا ہے ، وہ لکھتے ہیں :

فاذا اقام علی کل قوم عریفا لم یسع کل احد الا القیام بما امر به(۱۱)

جب ہر جماعت میں عریف مقرر ہوتا ہے تو انہیں منکرات کے ارتکاب کی گنجائش نہیں ہوتی بلکہ پابندی سے قانون پر عمل کرتے ہیں ۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں کو قانون کی روح سے آگاہ کرنے اور ان کے فرائض کا احساس دلانے کا فریضہ یہی سیاسی نمائندے انجام دیتے تھے ۔

یہ ادارہ عہد نبوی کے بعد بھی برقرار رہا ۔ امام بخاریؒ نے کتاب الشہادات میں ایک روایت نقل کی ہے کہ ابو جمیلہ نے حضرت عمرؓ کے پاس ایک مقدمہ پیش کیا ، اور عرض کیا کہ مجھے ایک نومولود بچہ پڑا ہوا (لقیط) ملا ہے ، میں نے پرورش اور تربیت کے لئے اسے اپنے پاس رکھ لیا ہے لہذا بیت المال سے اس بچہ کا روزینہ مقرر فرما دیجئے ۔ حضرت عمرؓ نے اس شخص کو مشکوک سمجھا تو اس کے عریف نے اس کی صفائی پیش کی ۔

قال عریفی انه رجل صالح ۔

میرے عریف نے بتایا کہ یہ نیک آدمی ہے

عریف کی تصدیق پر حضرت عمرؓ نے اس بچہ کا روزینہ مقرر فرما دیا اور ابو جمیلہ کی دیانت و صداقت کا بھی اعتبار کر لیا(۱۲)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو حضرت عمرؓ نے قادسیہ کی تیاریوں کے بارے میں ہدایات دیں ان ہدایات میں یہ بھی تھا کہ دس دس افراد کے حلقے بنائیں اور ان پر عریف مقرر کریں ۔ حضرت عمرؓ نے لکھا تھا :

اذا جاءک کتابی هذا فعشر الناس و عرف علیهم(۱۳)

میرا یہ خط وصول کرنے کے بعد آپ لوگوں کو دس دس افراد کے حلقوں میں تشکیل کریں اور ان پر عریف مقرر کریں ۔

آگے چل کر علامہ طبریؒ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ جس طرح عہد فاروقی میں عریف مقرر کئے گئے تھے بالکل اسی طرح عہد نبوی میں بھی عریفوں کا تقرر ہوتا تھا ، طبریؒ کے الفاظ یہ ہیں :

فعرف علی کل عشرة رجلا کما کانت العرافات ازمان النبی ﷺ(۱۴)

ہر دس کے گروہ پر ایک عریف مقرر کر دیا جس طرح کہ عہد نبوی میں عرفاء کا تقرر ہوا کرتا تھا ۔

مسلم بن ثفنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کو ابن علقمہ نے اپنی قوم کا عریف مقرر کیا تھا تاکہ زکوۃ و صدقات کی وصولی کا کام کریں(۱۵)

ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے مروان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہاں اب تو جہاد ہے اور نیت ہے" ۔ مروان نے اس حدیث کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ، اس وقت حضرت رافع بن خدیج اور زید بن ثابت بھی مروان کے پاس موجود تھے ، حضرت ابو سعید نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ دونوں بھی تم سے یہ حدیث بیان کر سکتے ہیں ۔ لیکن یہ ڈرتے ہیں کہ تم انہیں عہدۂ عرافہ اور صدقات کی وصولی کے عمل سے برطرف کر دو گے ۔ یہ

دونوں حضرات خاموش رہے مروان نے اپنا درہ اٹھایا ، وہ ابو سعید خدریؓ کو درہ مارنا چاھتا تھا ، ان دونوں حضرات نے جب یہ دیکھا تو ابو سعید خدری کی تصدیق کی اور کہا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے(۱۶)

ان روایات و احادیث سے معلوم ھوتا ہے کہ عرافہ چھوٹے چھوٹے حلقوں پر مشتمل ایک مربوط سیاسی و معاشرتی ادارہ تھا ، اس کے ذریعہ حکومت کو لوگوں کے حالات اور ان کے مسائل و مشکلات کا علم ھوتا رھتا تھا ، عریف ان مسائل کے حل میں مددگار ھوتا تھا ، عہد نبوی میں جب اس ادارہ کی از سرنو تنظیم ھوئی تو اس کے ذریعہ سے اصلاح معاشرہ اور تربیت و تزکیہ کا کام بھی لیا جانے لگا ۔ اسی لئے عام طور پر عریف ایسے فرد کو مقرر کیا جاتا تھا جو راسخ العقیدہ صاحب کردار ھو اور اپنے حلقہ میں باعزت مقام رکھتا ھو یہی وجہ تھی کہ لوگ ان کی اطاعت پورے خلوص و صدق دل کے ساتھ کرتے تھے ۔

موجودہ دور میں ھمارے ملک میں رائج بنیادی جمہوریتوں کا نظام عرافہ سے کسی حد تک مماثلت رکھتا ہے ، لیکن عہد رسالت میں جس نہج پر اسے منظم کیا گیا تھا اور ملت اسلامیہ کی جو اخلاقی تربیت اس ادارہ کے فرائض میں شامل تھی ، بنیادی جمہوریت کے نظام میں یہ چیز مفقود ہے ۔ آج جبکہ ھم اسلامی نظام کے قیام کی جدو جہد کر رہے ھیں ، سرکاری سطح پر بھی اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے غور و فکر ھو رھا ہے تو ھمیں اپنے معاشرتی اور سیاسی اداروں کا بھی مکمل جائزہ لینا ھوگا ۔ اگر ھم حقیقی معنی میں اسلام کی بالادستی اور اس کے مکمل نفاذ کا جذبہ رکھتے ھیں اور یہ چاھتے ھیں کہ امت مسلمہ کو اس کا کھویا ھوا مقام پھر مل جائے تو ھمیں اپنے ان اداروں میں اسلام کی اس حقیقی روح کو قائم کرنا ھوگا ۔ یقیناً امت مسلمہ کی تربیت و تشکیل میں اس کے دور رس نتائج ظاھر ھوں گے ۔

نقـــابــــــہ

دوسرا سیاسی و معاشرتی ادارہ نقابہ تھا ، اس میں عرافہ کی بہ نسبت زیادہ بڑے حلقے کی نمائندگی ھوتی تھی ۔ صاحب تاج العروس نے شرح

قاموس میں نقیب کی تعریف اس طرح کی ہے :

النقیب شاھد القوم و رأسھم فانه یفتش احوالھم ویعرفھا ـ ـ ـ و قیل النقیب الرئیس الاکبر(۱۷)

نقیب قوم کا شاھد و سردار ھوتا ہے ، اس لئے کہ وہ قوم کے حالات کی چھان بین کرتا ہے اور ان کے حالات سے حکومت کو باخبر رکھتا ہے ، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نقیب بڑا سردار ھوتا ہے ـ

نقیب کی مزید وضاحت کرتے ھوئے لکھتے ھیں :

و انما قیل للنقیب نقیب لانه یعلم دخیلة امر القوم و یعرف مناقبھم وھو الطریق الی معرفة امورھم(۱۸)

نقیب کو نقیب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ قوم کے اندرونی حالات سے آگاہ ھوتا ہے ، ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں سے (حکومت) کو متعارف کراتا ہے ـ اور لوگوں کے حالات کو سمجھنے کا یہی طریقہ ہے ـ

مشہور مصنف صاحب مجمع البحار نقیب کا مفہوم اس طرح بیان کرتے ھیں :

النقیب و ھو کالعریف علی القوم المقدم علیھم ، یتعرف اخبارھم و ینقب عن احوالھم(۱۹)

نقیب بھی عریف کی طرح قوم کا رھنما ھوتا ہے جو ان کے ھر طرح کے حالات سے باخبر ھوتا ہے ـ

ھم نے سابقہ صفحات میں بتایا ہے کہ عریف چھوٹے چھوٹے حلقوں اور محلوں کی بنیاد پر نمائندگی کرتا تھا ، اس کے فرائض ذمہ داریاں بھی ابتدائی اور علاقائی سطح تک محدود ھوتی تھیں ، وہ اپنے محلہ یا علاقہ کے افراد کے حقوق و فرائض کی نگہبانی کرتا تھا ـ اس کے برعکس نقیب کی ذمہ داریاں زیادہ وسیع ھوتی تھیں ، وہ ملکی اور قومی سطح پر نمائندگی کرتا تھا ـ اسلام کی سیاسی تاریخ میں بیعت عقبہ کو جو بنیادی اھمیت حاصل ہے اھل

علم حضرات اس سے بخوبی واقف ھیں ۔ بعثت نبوی کے تیرھویں سال عقبہ کے مقام پر جب دوسری بیعت ھوئی اور اس موقعہ پر اھل مدینہ کے ساتھ ایک معاھدہ بھی طے پا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے بارہ افراد کو نقیب مقرر فرمایا نو قبیلہ خزرج سے تھے اور تین قبیلہ اوس سے ، ان تمام نقباء کو رسول اللہ ﷺ نے خود نامزد نہیں فرمایا تھا ، بلکہ تمام نام انصار کی جانب سے پیش کئے گئے تھے (۲۰) نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تکمیل بیعت کے بعد فرمایا تھا :۔

اخرجوا لی منکم اثنی عشر نقیبا لیکونوا علی قومھم بما فیھم فاخرجوا منھم اثنی عشر نقیبا ، تسعة من الخزرج ، وثلاثه من الاوس (۲۱)

تم لوگ اپنے میں سے بارہ افراد پیش کرو ، جو اپنے قبیلوں اور قوموں میں نقیب کے فرائض انجام دینگے ، تاکہ ان میں باھمی اختلافات کی صورت میں یہ لوگ حکم ھوں ، چنانچہ انھوں نے بارہ افراد کا انتخاب کیا ، نو خزرج میں سے تھے اور تین قبیلہ اوس میں سے تھے ۔

حضرت عبادة بن الصامتؓ جو ان بارہ نقیبوں میں سے ایک جلیل القدر صحابی ھیں اس واقعہ کو بڑی مسرت و فخر کے ساتھ بیان فرماتے ھیں ۔ امام مسلمؒ نے ان کی روایت اپنی جامع صحیح میں اس طرح نقل فرمائی ہے :۔

عن عبادة بن الصامتؓ قال : انی من النقباء الذین بایعوا رسول اللہ ﷺ ، وقال : بایعناہ علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق ، ولاننتھب ولا نعصی ، فالجنة ان فعلنا ذالک ، فان غشینا من ذالک شیئا کان قضاءہ ذالک الی اللہ تعالی(۲۲)

حضرت عبادة بن الصامتؓ فرماتے ھیں کہ میں ان نقیبوں میں سے ھوں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ، نہ

چوری کریں گے ، نہ کسی کو ناحق قتل کریں گے ، نہ لوٹ مار کریں گے ، نہ نافرمانی کریں گے ، اگر ہم نے اس عہد پر عمل کیا تو جنت میں جائینگے اور اگر ان میں سے کسی برائی کا ارتکاب کیا تو اس کا فیصلہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جن صحابہ کرام کو نقیب مقرر فرمایا تھا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں :

۱ ۔ حضرت سعد بن زرارہ	نقیب قبیلہ بنی نجار
۲ ۔ حضرت اسید بن حضیر	بنی عبد الاشہل
۳ ۔ حضرت ابو جابر عبد اللہ بن عمرو	بنی سلم
۴ ۔ حضرت براء بن معرور	بنی سلم
۵ ۔ حضرت رافع بن مالک	بنی زریق
٦ ۔ حضرت رفاعہ بن عبد المنذر	بنی ظفر
۷ ۔ حضرت سعد بن الربیع	بنی الحارث
۸ ۔ حضرت سعد بن عبادہ	بنی ساعدہ
۹ ۔ حضرت سعد بن خیثمہ	بنی عمر و بن عوف
۱۰ ۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ	بنی الحارث
۱۱ ۔ حضرت عبادۃ بن الصامت	بنی عوف
۱۲ ۔ حضرت منذر بن عمرو	بنی ساعدہ

بعض مورخین نے حضرت رفاعہ کی جگہ حضرت ابو الہیثم بن تیہان کا نام نقیبوں میں لکھا ہے ، ان کا تعلق بنی عبد الاشہل سے تھا ۔

رسول اللہ ﷺ نے صرف نقیبوں ہی کو تقرر نہیں فرمایا بلکہ نقیب النقباء کا عہدہ بھی متعین کیا تھا اور اس منصب پر حضرت اسعد بن زرارہ کو مقرر فرمایا تھا ، نامور مورخ علامہ بلاذریؒ حضرت اسعد بن زرارہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں :

اسعد الخیر بن زرارہ بن عدسی النجاری یکنی ابا امامہ ، مات